

71213 - رمضان المبارک میں دن کے وقت مشمت زنی اور عورت سے مباشرت کر کے انزال کرنا

سوال

اگر کوئی شخص مشمت زنی کرے، یا بیوی سے جماع کیے بغیر بوس کنار سے ہی منی خارج ہو جائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اور اس کے ذمہ کیا واجب آتا ہے؟ اور کیا اس کا کفارہ بھی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

مشمّت زنی کرنا حرام ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (329) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اور پھر رمضان المبارک میں تو اس کی حرمت اور بھی شدید ہو جاتی ہے۔

دوم:

مشمّت زنی کرنا اور اسی طرح عورت کے ساتھ بوس و کنار کرنا حتیٰ کہ منی خارج ہو جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو شخص بھی ایسے فعل کا مرتکب ہو اسے اس حرام فعل پر اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور جو روزہ اس نے خراب کیا ہے اس کی قضاء میں ایک روزہ رکھنا ہوگا، اور اس پر کفارہ نہیں؛ کیونکہ کفارہ رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں جماع کیے بغیر واجب نہیں ہوتا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور اگر کسی نے مشمت زنی کی تو اس نے حرام فعل کا ارتکاب کیا، اگر منی خارج نہ ہوئی ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن اگر منی خارج ہوگئی تو روزہ فاسد ہو جائیگا " انتہی۔

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 363)۔

اور ابن قدامہ ایک دوسری جگہ پر یہ کہتے ہیں:

" جب اس نے " یعنی بیوی کا " بوسہ لیا اور منی خارج ہوگئی تو ہمارے علم کے مطابق بغیر کسی اختلاف کے اس کا

روزہ ٹوٹ گیا " انتہی.

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ (4 / 361).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" جب عورت سے فرج کے علاوہ کہیں اور مرد اپنی شرمگاہ کے ساتھ مباشرت کرے، یا اس کا بوسہ لے، یا عورت کے جسم کو ہاتھ وغیرہ سے چھوئے اگر تو ایسا کرنے سے اس کی منی خارج ہوگئی تو اس کا روزہ باطل ہے، اور اگر منی خارج نہیں ہوتی تو اس کا روزہ باطل نہیں.

حاوی وغیرہ کے مصنف نے بیان کیا ہے کہ فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) کے علاوہ کہیں اور مباشرت کرنے، یا بوسہ لینے سے انزال ہو جائے تو روزہ باطل ہونے پر اجماع ہے " انتہی مختصراً.

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 349).

اور بدایة المجتہد میں ہے:

سب - یعنی سب آئمہ - کا کہنا ہے کہ جس نے بھی بوس و کنار کیا اور اس کی منی خارج ہو گئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا " انتہی.

دیکھیں: بدایة المجتہد (1 / 382).

اور ابن عبد البر " الاستذکار " میں رقمطراز ہیں:

" میرے علم کے مطابق کسی عالم دین نے بھی روزے دار کے لیے ایک شرط کے بغیر عورت کا بوسہ لینے کی رخصت نہیں دی، وہ شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے سلامت رہتا ہو، اور جس کے متعلق یہ علم ہو کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں روزہ ٹوٹنے کے اسباب پیدا ہو سکتے ہیں، تو اس شخص کو ایسا کرنے سے اجتناب کرنا ہوگا " انتہی.

دیکھیں: الاستذکار (3 / 296).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" جب کسی شخص کو اپنے متعلق علم ہو کہ بیوی سے بوس و کنار کرنے سے اس کا انزال ہو جاتا ہے، تو اس کے لیے بیوی سے بوس و کنار کرنا حلال نہیں، کیونکہ بعض لوگوں کو انزال بہت جلد ہو جاتا ہے، مثلاً اگر وہ بیوی سے

بوس و کنار کرے تو اس کی منی خارج ہو جاتی ہے، تو ہم ایسے شخص کو کہیں گے کہ:

جب آپ کو انزال کا خدشہ ہے تو آپ کے لیے (روزے کی حالت میں) بیوی سے بوس و کنار کرنا حلال نہیں " انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ الصیام صفحہ نمبر (237)۔

اور الشرح الممتع میں کہتے ہیں:

" اگر کسی بھی وسیلہ اور طریقہ سے سے منی نکالی جائے، چاہے مشت زنی کر کے یا زمین وغیرہ پر رگڑ کے، یا کسی اور طریقہ سے منی خارج کی جائے تو ایسا کرنے سے اس کا روزہ خراب ہو جائیگا، ائمہ اربعہ امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ، امام احمد رحمہم اللہ سب اسی کے قائل ہیں۔

لیکن ظاہری اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں: مشت زنی سے روزہ خراب نہیں ہوتا چاہے منی خارج بھی ہو جائے، کیونکہ اس سے روزہ ٹوٹنے کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں، اور اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل ملے بغیر ہم اللہ کے بندوں کی عبادت فاسد نہیں کر سکتے۔

لیکن میرے نزدیک اس سے روزہ ٹوٹنے کا استدلال دو طرح سے ہو سکتا ہے، باقی علم اللہ کے پاس ہے:

پہلی وجہ: نص ہے، کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزے دار کے متعلق فرمایا ہے:

" وہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میری وجہ سے ترک کرتا ہے "

اور مشت زنی کرنا، اور منی خارج کرنا دونوں ہی شہوت ہیں، منی پر شہوت کے نام کا اطلاق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تم میں سے ہر ایک کے عضو میں بھی صدقہ ہے، صحابہ کرام عرض کرنے لگے: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم میں کوئی ایک اپنی شہوت پوری کرے تو اسے اس کا بھی اجر و ثواب ملے گا؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر کوئی اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اس کو اس کا گناہ ہوگا؟ تو اسی طرح حلال میں رکھنے پر اسے اجر و ثواب بھی ملتا ہے "

اور جو چیز رکھی جاتی ہے وہ منی ہے۔

دوسری وجہ:

قیاس ہے:

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ: سنت نبویہ میں جان بوجھ کر قی کر کے والے اور سنگی لگوا کر خون نکلوانے والے کا روزہ ٹوٹنے کا ذکر ملتا ہے، اور یہ دونوں ہی جسم کو کمزور کرتی ہیں۔

معدہ سے کھائی ہوئی چیز نکلنے سے ظاہر ہے جسم میں کمزوری اور نقاہت پیدا ہوتی ہے، اور منی خارج ہونے سے بھی بلا شك و شبہ جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے، اسی لیے غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ بدن میں چستی اور نشاط واپس پلٹ آئے، تو اس طرح یہ قی اور سنگی لگوانے پر قیاس ہو گا۔

اس بنا پر ہم کہتے ہیں کہ: جب منی شہوت کے ساتھ خارج ہو تو یہ دلیل اور قیاس کی بنا پر روزہ توڑ دے گی " انتہی باختصار۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 234 - 235)۔

ان دونوں دلیلوں شہوت پوری کرنے، اور بدن کمزور ہونے سے ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس پر استدلال کیا ہے کہ: مشمت زنی کرنا روزہ توڑ دیتی ہے "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 251)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" روزے کی حالت میں عمدا اور جان بوجھ کر مشمت زنی کی جائے اور منی خارج ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر فرضی روزہ ہو تو اسے اس روزہ کی قضاء میں ایک روزہ رکھنا ہو گا، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ و استغفار بھی کرنا ہوگی؛ کیونکہ نہ تو روزے کی حالت میں مشمت زنی کرنا جائز ہے، اور نہ ہی روزے کے بغیر، لوگ اسے سری عادت کا نام بھی دیتے ہیں " انتہی۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز (15 / 267)۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" رمضان المبارک یا رمضان کے علاوہ کسی بھی وقت مشمت زنی کرنا حرام ہے، یہ فعل جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ

وتعالیٰ کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے تو بلاشبہ (ان سے جنسی خواہش پوری کرنے میں) وہ ملامت زدہ نہیں، پھر جو کوئی بھی اس کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرے یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں المؤمنون (5 - 7) .

اس بنا پر جو شخص بھی رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں ایسا فعل کرے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ و استغفار کرنا ہوگی، اور وہ اس روزے کی قضاء بھی ادا کرے گا جس میں اس نے مشیت زنی کا ارتکاب کیا اور اس کے ذمہ کفارہ واجب نہیں؛ کیونکہ کفارہ تو خاص کر جماع میں واجب ہوتا ہے " انتہی .

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (10 / 256) .

واللہ اعلم .